اخبارِ احمدیہ

قادیان ۔ ۱۵ اِخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۰ اِخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ خون کا دباؤ کسی قدر کم ہے ۔

احباب جماعت حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں ۔

قادیان ۱۵ اِخاء ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمدُ للہ ۔

—— محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالےٰ خیریت سے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

۲۴ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ — ۱۷ اِخاء ۱۳۴۷ ہجری شمسی — ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء

بسلسلہ ہفتہ تحریکِ جدید

قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جلسۂ تحریکِ جدید کا انعقاد

بابرکت تحریک کے بارہ میں علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری تحریکِ جدید قادیان

قادیان ۷ ستمبر ۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام آج مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی ہفتہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہُوا ۔ اجلاس کی کارروائی ٹھیک نو بجے تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی ۔ جو مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے کی ۔ ازاں بعد صاحبِ صدر نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریکِ جدید کے مختلف اہم پہلوؤں کی افادیت و اہمیت کو واضح کیا ۔ بعدہٗ سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

تحریکِ جدید کا پس منظر

کے زیرِ عنوان کی ۔ موصوف نے اپنی تقریر میں مجلسِ احرار کی اُن مخالفانہ کوششوں اور ناپاک عزائم پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی جو وہ بزعمِ خود جماعتِ احمدیہ کو نیست و نابود کر دینے کے لئے بروئے کار لا رہے تھے اور جن کی پُشت پر گورنر پنجاب سروس جیسے ذمہ دار حکام کا ہاتھ تھا ۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۴ء وہ دَور تھا جس میں ملک کی کئی سیاسی پارٹیاں سول نافرمانی کے ذریعہ حکومتِ وقت کا تختہ اُلٹ کر یورپین طرز کی جمہوری حکومت ملک میں قائم کرنا چاہتی تھیں ۔ جبکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آئینِ ملکی کے اندر رہتے ہوئے باہمی گفت و شنید اور دیگر جائز ذرائع استعمال کرکے حصولِ آزادی کے خواہاں تھے ۔ مجلسِ احرار نے اِسی قدر نظریاتی اختلاف کو بنیاد قرار دیکر نہ صرف حکومت کو جماعتِ احمدیہ سے متنفر کرنے کی کوششیں کیں بلکہ بہت سی سیاسی پارٹیوں کو بھی جماعت کے خلاف اُکسایا ۔ ایسے ہی نازک دَور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اللہ تعالیٰ کی وحیٔ خفی کے ماتحت ۱۹۳۴ء میں "تحریکِ جدید" کے نام سے جماعت کے سامنے ایک وسیع اور بابرکت نظام پیش فرمایا جس کے بہترین نتائج آج سب پر واضح ہیں ۔

دُوسری تقریر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریکِ جدید نے

تحریکِ جدید کے متعلق بانیٔ تحریک کے ارشادات

کے موضوع پر کی ۔ اس ضمن میں محترم موصوف نے متعدد حوالہ جات کے ذریعہ تحریکِ جدید کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بابرکت ارشاد کہ "میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں" پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ احرار جو جلد از جلد اپنی مخالفانہ کوششوں کے بار آور ہونے کے منتظر تھے تحریکِ جدید کے ذریعہ اُن کو کس طرح ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا ۔ اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت میں مالی و جانی قربانی کے لئے کیسی رُوح پھُونک دی ۔ موصوف نے دورانِ تقریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے احباب کو اپنے اندر اسی قسم کے بے لوث ایثار و قربانی کی رُوح پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ۔ اپنی تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے تحریکِ جدید دفتر دوم سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس اُصولی ارشاد کو بیان کیا جس میں حضور نے دفتر دوم میں حصہ لینے والے احباب کے چندہ کی شرح کم از کم دس روپے رکھی ہے ۔ موصوف نے بتایا کہ دفتر اوّل کے اُنیس سالہ دَور میں جن پانچ ہزاری مجاہدین نے حصّہ لیا ان کے ناموں اور وعدوں کی تفصیل باقاعدہ کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے ۔ اب

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

شاہجہانپور میں صُوبائی کانفرنس

بتاریخ ۴ ، ۵ نبوّت ۱۳۴۷ ہجری شمسی مطابق ۴ ، ۵ نومبر ۱۹۶۸ء

کانفرنس میں مستورات کا علیحدہ اجلاس بھی ہوگا ۔ جماعتیں مستورات کو بھی ہمراہ لائیں

صُوبہ اتر پردیش (یو پی) کی جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شاہجہانپور میں احمدیہ صوبائی کانفرنس ۴ و ۵ نبوّت ۱۳۴۷ ہجری شمسی مطابق ۴ و ۵ نومبر ۱۹۶۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگی ۔ صُوبائی کانفرنس کے انعقاد کے لئے جماعتِ احمدیہ شاہجہانپور ابھی سے انتظام شروع کر رہی ہے ۔ مرکز کی طرف سے اس کانفرنس میں علمائے کرام شرکت فرمائیں گے ۔

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس کانفرنس میں مستورات کا علیحدہ اجلاس بھی ہوگا ۔ اس لئے تمام یو پی کی جماعتوں سے مستورات بھی اِس کانفرنس میں تشریف لائیں ۔ کانفرنس میں شرکت فرمانے والے احباب و مستورات کے قیام و طعام کا انتظام جماعتِ شاہجہانپور کی طرف سے ہوگا ۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش (یو ۔ پی) سے درخواست ہے کہ ان تاریخوں میں صوبائی کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اسے کامیاب بنائیں ۔

جماعتیں اس کانفرنس کے سلسلہ میں خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں :

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی ۔ احمدی اینڈ کو ۔ محلہ بہادر گنج ۔ شاہجہانپور ۔

Dr. Mohammad Abid Sahib Qureshi,
Ahmadi & Co. Mohalla Bahadur Ganj
SHAHJAHANPUR (U. P.)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش

نئی نسل اور ہماری ذمّہ داری

زندہ قوموں کی ترقی کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ہر نئی پود اپنے اندر صحیح ذمہ داری کا احساس پیدا کرے۔ اور اپنے اسلاف کی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے خود کو انہیں کے سانچے میں ڈھال دے۔

یہ ایک ایسا اصل ہے جو ہر قسم کے نظاموں میں رائج ہے۔ وہ نظام خواہ رُوحانی ہوں یا مادّی۔ اس کے بغیر کسی قوم یا جماعت کو عروج و سربلندی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس کی نہایت روشن مثال ہمیں اسلام کے صدر میں ملتی ہے۔ جب تک اِسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زیرِ اثر تربیت یافتہ مجاہدین میسّر آتے رہے وہ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ مگر جونہی کشتیٔ اسلام کے پتوار اس نسل کے ہاتھ میں آئے جو صحیح تربیت سے عاری اور اپنے فرضِ منصبی سے نا آشنا تھی مسلمان دن بدن غربت و بے کسی کی تاریکیوں میں گم ہوتے چلے گئے ——— !!

پس زندہ قوموں کے لئے یہ سوال بہت بڑی اہمیّت کا حامل ہوتا ہے کہ ہماری آئندہ نسل کیسی ہو۔ جن قوموں کا نصب العین محدود ہوتا ہے وہ اپنی نئی نسل کی تربیت بھی محدود رنگ میں کرتی ہیں۔ لیکن جو قومیں اپنے سامنے وسیع نصب العین اور خیالات میں بلند پروازی رکھتی ہیں وہ اپنی آئندہ پَود کی بھی اُسی رنگ میں تربیت کرتی ہیں جن سے وہ ہر میدان میں بازی لے جائیں۔ اور ہر مدّمقابل سے اپنا لوہا منوا سکیں !!

فی زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت ترقیٔ اِسلام کے لئے ایک نئے دَور کا آغاز ہے۔ اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت سے ہم میں سے ہر ایک کا ایک بلند اور روشن نصب العین ہے۔ ہمارا مقصد کسی مخصوص خطّے، کسی مخصوص قوم یا کسی مخصوص نسل کو اسلام کی رُوح پرور تعلیم سے روشناس کرانا نہیں بلکہ ہمارا دعوٰی تمام قوموں، تمام خطّوں اور تمام نسلوں کو الحاد و ضلالت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں لا بٹھانا ہے۔ اور اِس طرح ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی بُنیادیں استوار کرنی ہیں ——— کتنا عظیم الشّان ہے یہ مقصد اور کتنا روشن ہے یہ نصب العین ——— کیا اس سے بھی عظیم کوئی مقصد ہو سکتا ہے جو کسی قوم کے لئے تجویز کیا گیا ہو ؟

جب یہ صورت ہے تو ہمیں ہر قدم پر سوچنا پڑے گا کہ آیا اس مقصد و نصب العین کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہم میں سے ہر شخص پر جو ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیا ہم نے انہیں پُورا کیا ؟ کیا ہم اُس عہد کو بخوبی نبھا رہے ہیں جو ہم مسیح الزّمان علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے مبارک ہاتھ پر کر چکے ہیں ؟ ؟ ؟

اشاعتِ اِسلام اور تبلیغ حق کا جو بیڑا ہم نے اُٹھایا ہے اس کا تقاضا ہے ——— مسلسل جدّ و جہد ——— بے مثال ایثار و قربانی ——— اور کبھی نہ ختم ہونے والا عزمِ صمیم —!!! نہ تو کوئی ایک نسل اِس اہم ذمّہ داری کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی اُس کے لئے یہ ممکن ہے۔ ہمیں اپنی ہر نئی پود کو اس کے لئے تیار کرنا ہوگا۔ اور ہر بچّے کے دماغ میں یہ بات راسخ کرنا ہوگی کہ اِسلام کی ترقی اور سربلندی نسلًا بعد نسلٍ ایثار و قربانی کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس صورت میں تربیتِ اولاد کی جو اہم ذمّہ داری ہر فردِ جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ یہ سب کچھ تبھی ممکن ہے جب خود ہم اپنے اندر غیر معمولی تغیّر پیدا کریں۔ اور نیک عملی نمونہ اُن کے سامنے پیش کریں۔ اگرچہ اِس پہلو سے سب کی ذمّہ داری مشترک ہے تاہم یہ ذمّہ داری ماؤں پر نسبتًا زیادہ ہے۔ کیونکہ اُن ہی کے ہاتھوں میں قوم کے وہ نونہال پلتے ہیں جو آج کے بچّے اور کل کے جوان ہیں۔ جو آج کی بچّیاں اور کل قوم کی مائیں بننے والی ہیں۔ پس ہر احمدی ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی گود کو نیکی کا گہوارہ بنائے۔ اپنی گودوں میں ایسے جوہر اُٹھائے جو اُفقِ احمدیّت پر ستارے بن کر چمکیں اور اِسلام کا نام روشن کرنے والے ہوں۔

حالات بڑی سُرعت سے کروٹ بدل رہے ہیں۔ ہر نیا دن ہم پر نئی ذمّہ داریاں لا رہا ہے اور ہر نئی شام ہم سے اُن ذمّہ داریوں کا محاسبہ کر رہی ہے۔ بدلتے ہوئے اِس ماحول میں ہمارا پیارا امام ہم سے جس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اُن کے لئے ہمیں اپنے تئیں تیار رکھنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"ہمارے بچّوں کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ جس طرح ہمارے بڑوں نے اپنا سب کچھ خُدا اور اس کے رسُولؐ کے قدموں پر نچھاور کر دیا اسی طرح ہم بچے بھی اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسُولؐ کے قدموں میں نچھاور کرنے کیلئے تیار رہیں۔ ہم رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ کے بچّوں سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ ہم اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار رہیں۔ اگر آپ اپنے بچّوں کو اس قسم کی تربیت دیدیں تو ایک طرف جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور دُوسری طرف اللہ تعالٰی کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث بنیں گی۔"

سیّدنا حضرت اقدس امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کے اِس رُوح پرور ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی گھرانے کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ماحول میں سوچے کہ اس نے اس عظیم ذمّہ داری کو کہاں تک نبھایا اور اِس امتحان میں کِس حد تک پُورا اُترا ہے ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصُود ہے دُور
اَے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

(النور)

معرفت اور یقین کی روشنی جہاں قائم ہو جاتی ہے وہاں تاریکی نہیں رہتی

ملفُوظات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"دُنیا میں دو قسم کے تعلّقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات، دُوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جو جماعت صحابہ کی تھی اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خُدا کی راہ میں رکھ دئیے۔ وہ شدائد و مصائب جو اُن کو پہنچ رہے تھے ان کے برداشت کرنے کی قُوّت اور طاقت اُن کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سِر تھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جو آپ لے کر آئے تھے۔ اور پھر دُنیا اور اس کی ہر چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالٰی کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔ ——— یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نُور ہو جاتی ہے۔ جو ہر ایک تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لئے رہنما ہوتا ہے۔ اور ہر مشکل میں بچاتا ہے ——— ذاتی حملوں کا جو بغض اور حسد کی بنا پر کئے جاتے ہیں اور سچائی کے مقابلہ سے عاجز آکر کمینہ اور سفینہ لوگ کرتے ہیں اُن پر ہی اثر ہوتا ہے۔ جنہوں نے سچائی کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہوتا اور سچائی نے اُن کے دل کو منوّر نہیں کیا ہوتا۔"

(ملفُوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم تھے کوئی اور فرد اس مقام میں آپ کا شریک نہیں

سب انوار سب برکات دراصل حضور ہی کے ہیں کیونکہ اصل چشمۂ فیض حضور ہی کی ذات ہے

ہماری دعائیں اس لئے قبول ہوتی ہیں کہ ہم سب ایک ہی وجود بن گئے ہیں اور اس وجود کی روح اور دل رسول کریمؐ ہیں

ہم انفرادی طور پر جو دعا کرتے ہیں وہ جماعت مومنین اور فرشتوں کی اجتماعی دعا کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۶ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب آیت ۵۷)

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (احزاب آیت ۴۴)

وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (التوبہ آیت ۱۰۳)

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْھُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّھُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ (المومن آیت ۸-۹)

فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ (آل عمران ۱۶۰)

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (نساء آیت ۶۵)

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران آیت ۱۷)

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (الحشر آیت ۱۱)

اس کے بعد فرمایا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقام

تو مقام جمع یا مقام وحدت تامہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں کامل طور پر فنا ہو جانے کی وجہ سے اس قادر و توانا نے اپنی رحمت کاملہ سے آپ کو اپنے وجود کا اکمل مظہر بنایا اور آپ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم ٹھہرے۔ اس ارفع مقام قرب میں کوئی فرد بشر بھی آپؐ کا شریک نہیں۔ اس مقام قرب دنیٰ کے مقابلہ میں آپؐ کا ایک مقام مقام تَدَلّٰی ہے۔ یعنی آپؐ نے بفضل ایزدی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے جو پاک لوازم ہیں یعنی

بنی نوع کی ہمدردی اور ان سے محبت

ان لوازم سے پورا حصہ لیا اور اس کامل تدلّی کے نتیجہ میں بنی نوع کے لئے آپ کامل شفیع ٹھہرے۔ اور جس نے بھی آپ کی محبت میں گم ہو کر آپؐ کا رنگ خود پر چڑھایا اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقاماتِ قرب کو اس نے پایا کیونکہ طبائع مختلفہ اپنی استعداد کے مطابق آپؐ کے فیوض روحانی سے حصہ پاتی ہیں۔ آپؐ میں اور خلق میں اس مقام تدلّی کی وجہ سے کوئی حجاب باقی نہیں رہا۔ اس اعلیٰ اور ارفع کمالِ عبودیت میں مخلوق میں سے کوئی بھی حقیقی طور پر تو آپؐ کا شریک نہیں لیکن اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں اور فنافی الرسول ہو جانے کے طفیل بنی نوع انسان ظلّی طور پر آپ کے شریک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ بنی نوع انسان کے لئے کامل اسوہ ہیں۔ آپ کے رنگ میں رنگین ہو جانے والے۔ آپ کی محبت میں فنا ہو کر

ایک نئی اور حقیقی زندگی پانے والے

آپ کے وجود کا ہی حصہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح پر جماعتِ مومنین معرض وجود میں آئی کیونکہ اس جماعت کے لئے فنافی الرسول ہونا ضروری ہے اس لئے یہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو کر آپؐ کے وجود ہی کا حصہ ہے کوئی علیحدہ اور مستقل وجود نہیں رکھتی۔

اس وجود کی ایک حیثیت یہ ہے کہ وہ سب مل کر سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں گویا وہ ایک ہی وجود اپنے لئے دعا کر رہا ہے اور جس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرتی ہے تو اس جماعت کا کوئی فرد بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ جماعت سے علیحدہ اپنا وجود ہے جس کی دعا قبول ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام [illegible] انسان کی وحدت [illegible] سے فرمایا ہے کہ

مسلمانوں کی مثال

ایک وجود کی سی ہے۔ اگر کسی ایک کو کوئی تکلیف پہنچے، کوئی پریشانی ہو تو سارا وجود پریشان ہوتا اور اس کی نیند اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

پس جماعتِ مومنین دراصل اس زاویۂ نگاہ سے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والی ایک عالمگیر برادری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو بحیثیت جماعت اور ان کی دعاؤں کو جو اجتماعی رنگ رکھتی ہیں قبولیت کا وعدہ بھی دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے یہ جلوے اپنی زندگیوں میں ہر گھڑی دیکھ رہے ہیں۔ کسی ایک شخص کی دعا بھی اس جماعت میں سے اس فرد واحد کی دعا نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر وہ واقعہ میں ایک سچا مسلمان اور حقیقی مومن ہے تو اس کی دعائیں قرآن کریم میں بتائی ہوئی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ [illegible] یہ جماعت دعاؤں میں مشغول ہوتی [illegible] کے دو خارجی نتیجے [illegible]

منظوم کلام — **وہ پیشوا ہمارا** — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

❁ ❁ ❁

تو یہ نکلتا ہے کہ اس جماعت کو ملائکہ کی دعائیں حاصل ہو جاتی ہیں اور

دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔

کہ (اگرچہ انسان جب تنزل کی راہوں کو اختیار کرتا اور شیطان سے پیوند جوڑتا ہے تو کتوں اور سؤروں سے بھی نیچے چلا جاتا ہے لیکن) جب وہ خدا کی رحمت سے روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا ہے تو فرشتوں سے بھی اوپر جا پہنچتا ہے۔ اس کی (یا اس گروہ کی) دعاؤں کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں مل جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے یہ وارث بن جاتے ہیں اور یہ دوسرا عارضی نتیجہ جو نکلتا ہے اس کے متعلق قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے اس صفت کو بیان بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت کا مہبط بنا دیا ہے۔ ہر آن آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ان رحمتوں کو دیکھ کر فرشتوں کے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں اور وہ خدا کی رحمتوں کے نتیجہ میں جوش میں آتے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھ کر فرشتے بھی (جو حقیقی انسان سے کم درجہ پر ہیں) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اے انسان جسے ہم نے فرشتوں سے بھی افضل بنایا ہے تو بھی اسی طرف متوجہ ہو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

تم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانوں کو دیکھ کر اور اس نکتہ کو سمجھ کر کہ کوئی فیض روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کئے بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کرو۔ آپ کے لئے دعائیں کرو۔ اور آپ کے لئے سلامتی مانگو۔

غرض یہاں جماعت مومنین کو (جو ایک جسد اور ایک جسم بن گیا تھا) یہ کہا کہ ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہو اور ہر آن آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو۔ دوسری طرف

مومنوں کو یہ خوشخبری دی

کہ جب تم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو گے اور آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو گے تو تم یہ دیکھو گے کہ

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ

اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہارے لئے بھی دعائیں کرنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر بھی نازل ہونی شروع ہو جائیں گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مِنَ الظُّلُمٰتِ شیطانی سے تم اپنی کوشش اور مجاہدہ کے نتیجہ میں نجات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ جب خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہاری دعاؤں کے ساتھ مل جائیں گی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی تو تم ان ظلمات سے، ان اندھیروں سے، ان جہالتوں سے نجات پا جاؤ گے اور ایک نور تمہیں عطا ہوگا۔

وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور اس ایمان لانے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ اور آپ کے لئے سلامتی چاہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل خدائے رحیم قبول کرے گا۔ اور اس کا جو بہترین نتیجہ ہے وہ ان کے لئے نکالے گا۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

دیا ہے اور اس کے فوائد انہیں بتائے ہیں۔ وہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ

وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

تو ان کے لئے دعائیں کر چونکہ اس جماعت کے سردار اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے جب سردار اس جماعت کے لئے یعنی اپنے ہی روحانی وجود کی شاخوں کے لئے دعائیں کرے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ

امن اور سکون کے حالات ان لوگوں کے لئے پیدا کئے جائیں گے ان کے خوف کو دور کیا جائے گا۔ ان پر رحمتوں کا نزول ہوگا۔ اور وہ اطمینان اور بشاشت کے ساتھ اپنے رب کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور اس کی مقبول دعاؤں کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ جس طرح اس کی (صلعم) دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے ان کی دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ کیونکہ

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا ہے لیکن چونکہ وہ علیم بھی ہے اس لئے اے رسول تم ان کو یہ بتا دو کہ دعائیں خلوص نیت سے ہوں۔ اور اس جسم کا حصہ رہتے ہوئے اور اس احساس کے ساتھ ہوں کہ ہمارا انفرادی وجود اجتماعی وجود میں غائب ہو گیا ہے اور یہ اجتماعی وجود (جماعت مومنین کا) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو کر ایک ہی وجود بن گیا ہے۔ جسے ہم صحیح طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود کہہ سکتے ہیں۔ اگر یہ نیت ہوگی۔ یہ اخلاص ہوگا۔ یہ لوگ اس حقیقت پر قدم مارینگے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ انکی دعائیں بھی قبول کرے گا۔

ان آیتوں پر

جب ہم یکجائی نظر ڈالتے ہیں

تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس جماعت کے لئے دعائیں کرتے رہیں جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ترقیات کے لئے اسوہ سمجھتے اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاتے اور آپ کے وجود کا ایک حصہ بن جاتے ہیں

تیسرے اللہ تعالیٰ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کو کہا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہا کرو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا

وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

تو ان کے لئے دعاؤں میں مشغول رہ کیونکہ تیری دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ان کے لئے امن اور سکون اور اطمینان اور بشاشت کے سامان پیدا ہوں گے۔ پس یہ ایک جسم ہے جس کی روح، جس کا دل، جس کا دماغ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے لیکن یہ جماعت آپ کے وجود سے مختلف اور علیحدہ نہیں اور جماعت میں کوئی ایسا فرد جو وفتعو میں اس جماعت کا ایک رکن یا اس جماعت کا ایک حصہ ہو، نہیں ہو سکتا جو یہ کہہ سکے کہ میں اس جسم کا حصہ نہیں بلکہ میرے اندر کوئی ذاتی خوبی ہے جس کی وجہ سے میں خدا تعالیٰ کا محبوب ہوں۔ مثلاً ظاہری جسم ہے ایک انگلی اگر یہ کہے کہ میں اس جسم کا حصہ تو نہیں لیکن میرے اندر اپنی کوئی ذاتی خوبی یا طاقت ہے تو ہم انگلی کو کہیں گے کہ ہم تمہیں کاٹ کر پرے پھینک دیتے ہیں۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ تم میں کتنی طاقت ہے۔ اگر تمہیں جسم سے کاٹ کر پھینک دیا جائے تو تم ایک مردہ بے جان اور بے حقیقت چیز ہوگی جس کی کوئی قیمت نہیں تم گوشت کا ایک ٹکڑا اور ہڈی کی ایک کرچ ہی ہوگی نا۔ اس سے بڑھ کر تمہاری کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔ غرض

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا

کہ اگر اور جب تمہاری دعائیں قبول ہوں تو تمہاری دعائیں اس وجہ سے قبول ہوں گی کہ تم ایک وجود بن گئے ہو اور اس وجود کی روح اس کا دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پہلوں کے لئے بھی آپ کا ہی وجود ایک روح ہے۔ آنے والوں کے لئے بھی آپ کا وجود ہی دل اور روح کا کام دیتا ہے۔ باقی لوگ تو جسم کے ذرے ہیں اور بے حقیقت ذرے ہیں۔ اسی وقت تک ان کی کوئی قدر اور قیمت ہے جب تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان میں باقی اور قائم ہے جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اس وجود میں دھڑک رہا ہے اگر ایسا نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن اس جماعت میں جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں بعض کم فہم ایسے بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ میری دعا قبول ہوئی۔ میں اپنی ذات میں بہت بڑا انسان ہوں۔ حالانکہ ان آیات سے پتہ لگتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سارے جسم کی دعائیں چاہئیں، جس طرح روح کو ہاتھ کی ضرورت ہے۔ آنکھوں کی ضرورت ہے۔ ناک کی ضرورت ہے کانوں کی ضرورت ہے۔ ان سے جسم کام لیتا ہے۔ اسی طرح اس روحانی وجود میں بھی ایسے اعضاء کی ضرورت ہے جو ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہوں۔ جو پاؤں کی حیثیت رکھتے ہوں یا کان، آنکھ ناک اور دوسرے جوارح کی حیثیت رکھتے ہوں یا خون کی شریانوں کی حیثیت رکھتے ہوں یا جسم کی ہڈیوں کی حیثیت رکھتے ہوں۔ یا اعصاب کی حیثیت رکھتے ہوں یا عضلات یعنی مسل (MUSCLE) کی حیثیت رکھتے ہوں یا خون کی حیثیت رکھتے ہوں جس طرح ظاہری جسم میں بے شمار چیزیں پائی جاتی ہیں اسی طرح اس وجود میں بھی مختلف حصے ہیں اور وہ سب حصے مل کر جماعت بنتی ہے جس کے سردار، جس کی روح، جس کا قلب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے

کہ میرا وجود ایسا ہے کہ میں اس جسم کا حصہ نہ رہوں پھر بھی میری دعا قبول ہوگی تو اس کو ہم اس انگلی کی طرح مخاطب کر کے یہی کہیں گے کہ تم اس جسم سے کٹ جاؤ پھر دیکھو تمہاری دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ میں زمینداروں کے لئے ایک مثال دیتا ہوں آج کل چاول کی فصل ہے۔ چاول کے کھیتوں میں بعض پودے ہمیں ایسے بھی نظر آتے ہیں جو عام کھیت سے زیادہ اونچے ہوتے ہیں اور زیادہ صحت مند نظر آتے ہیں اور غرور میں ان کا سر بلند ہوتا ہے جب سارا کھیت خدا تعالیٰ

کے اس نسل کو دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے باثمر بنایا ہے اس کی حمد میں جھک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض بالیں زمین کو لگنے لگتی ہیں اس وقت یہ پودے جو ہمیں خالی النظر آتے ہیں سر تانے کھڑے ہوتے ہیں لیکن پتہ ہے وہ کیسے پودے ہیں۔ یہ وہ پودے ہیں جو بے ثمر ہیں جن میں دانہ پڑتا ہی نہیں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ غرور تجھے راس نہیں آئے گا۔ تجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا تو جتنا چاہے غرور کر لے ہم تیرے سارے وجود کو بے ثمر بنا دیں گے اور یہ بات تیرے اس غرور اور تکبّر اور خود نمائی کے نتیجہ میں ہوگی یہی حالت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو کم فہم اور کج فہم ہیں اور جو

دُعا کی قبولیّت

کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلوں نے بھی درود بھیجے اور آپؐ کی اُمّت نے تو

آپؐ پر اس کثرت سے درود بھیجا

اور آپؐ کے لئے دعائیں کیں کہ اس کے مقابلہ میں کسی اور فرد کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کی

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ الخ

کی کیفیت یعنی انتہائی تڑپ کہ بنی نوع انسان ایمان لائیں اور مومن مقامات قرب حاصل کریں اس بات کی متقاضی تھی کہ جماعت مومنین ہمیشہ آپ پر درود بھیجتی رہے۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقام عبودیت ہے جو مقام تدلّی ہے جس کے نتیجہ میں آپؐ کی ایک شان مقام اسوہ کا حصول ہے وہ تقاضا کر رہا تھا کہ ساری اُمّت آپ کے لئے دعائیں کرتی۔ اور ساری اُمت جو دعائیں کر رہی ہے ان میں سے اکثر دعائیں یہ ہوتی ہیں کہ اے خدا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جن مقاصد کو لے کر اس دنیا میں آئے تھے ان مقاصد میں آپ کو کامیاب کر۔ اسلام ہمیشہ غالب رہے۔ اگر کبھی تنزل کا دور آئے تو پھر غلبہ کے سامان اس کے لئے پیدا کر دے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات جو ہر آن ہم پر جاری ہیں وہ فیوض جن کے بغیر ہماری روحانی زندگی ایک لحظہ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ ہم میں ان کا احساس باقی رہے اور ہم ہمیشہ آپ کے شکر گزار غلام بنے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آپؐ کی جو محبّت ہے وہ قائم رہے اور ع

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اے ہمارے ربّ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روحانی رفعتوں میں ہمیشہ بلند سے بلند تر کرتا چلا جاتا کہ آپؐ کی ان رفعتوں کے طفیل ہمیں بھی کچھ مزید رفعتیں حاصل ہو جائیں۔ غرض مسلمان اسلام کے غلبہ کے لئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے قائم ہونے کے لئے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبّت کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کرتا ہے۔ جو مقاصد لے کر آپ دنیا میں آئے اور جب

یہ ایک حقیقت ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ساری اُمّت چودہ سو سال سے دعاؤں میں مشغول ہے اور ایک دعا ان میں سے یہ ہے کہ اے خدا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق اور اپنی اُمّت کے لئے جتنی دعائیں کیں تو انہیں قبول کر۔ تو جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگی تو کیا اس جماعتِ مومنین کی دعا آپ ہی آپ قبول نہیں ہو رہی ہوگی جو یکزبان ہو کر وہی دعا کر رہی ہے جن کے سینوں میں وہی دل دھڑک رہا ہے جو لوگ اسی سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے والے ہیں۔ ان کی دعا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مختلف نہیں اور جس وقت ان لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی قبول ہو رہی ہوتی ہیں کیونکہ گو اختلاف تو اپنی جگہ پر قائم ہے اور وہ یہ کہ آپؐ کا مقام مقام تدلّی ہی نہیں بلکہ (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) مقام وحدتِ تامہ بھی ہے۔ اور سچی بات یہی ہے کہ

وہی ایک ذات محبوبِ الٰہی ہے

باقی تو ذیلی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ جو چاہیں گے انہیں مل جائے گا۔ حقیقتاً یہ مقام (کہ جو چاہے مل جائے) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے لیکن آپؐ کا جو دوسرا مقام ہے یعنی مقام تدلّی اس لحاظ سے تو سب کو ایک جسم بنا دیا ہے۔ ساری اُمّت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو گئی اور اس طرح ایک وجود بن گیا۔ اس لئے ان سب کی دعائیں کوئی علیحدہ دعائیں نہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی اس مقام کے لحاظ سے کوئی علیحدہ دعا نہیں۔ ساری دعائیں مل کر ایک دعا بنتی ہے۔ دعا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی قبول ہو رہی ہوتی ہے لیکن چونکہ

جماعتِ مومنین آپؐ کے وجود ہی کا ایک حصّہ ہے

اس لئے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جماعتِ مومنین کی دعائیں بھی (آپ کے طفیل) قبول ہوئیں آپؐ کی نیابت میں خلفاء وقت کام کرتے ہیں۔ خلافت کے متعلق اُمّت کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ دین کی تمکنت اور خوف کے دور ہونے اور اطمینان اور سکون کے پیدا ہونے کے حالات پیدا کئے جائیں گے۔ بظاہر خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور بڑے معجزانہ رنگ میں قبول کرتا ہے لیکن جب یہ عاجز بندے اللہ تعالیٰ کے سلوک پر گہری نگاہ ڈالتے ہیں۔ اور اپنی کوتاہیوں پر نظر ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ سلوک دیکھتے ہیں تب انہیں یہ نکتہ سمجھ آتا ہے کہ صرف ان کی دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ ساری جماعت کی دعا قبول ہوئی (اور ساری جماعت کی دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ حقیقۃً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی دعا قبول ہوئی) مثلاً چند سال ہوئے ایک بڑا حادثہ گزرا تھا یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تھا۔ اس وقت ساری دنیا کے احمدیوں نے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جو خط مجھے لکھے ان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کے سینہ میں ایک ہی دل دھڑک رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اس دعا میں مشغول تھا کہ اے ہمارے پیارے ربّ تو جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھ۔ ان میں سے کسی فرد کو کوئی ٹھوکر نہ لگے اور امن کے ساتھ، اور بشاشت کے ساتھ یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ ایک بے چینی بے کلی اور گھبراہٹ کی حالت تھی جو سب پر طاری تھی۔ سب کی نیندیں حرام ہو گئی تھیں اور وہ سب ان دعاؤں میں مشغول تھے۔ پھر جب امن پیدا ہوا اور جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سکون کے حالات میں ایک نیا دور شروع کر دیا تو اس وقت اگر کوئی کھڑا ہو کر یہ کہے کہ خدا نے میری دعا قبول کی باقیوں کی نہیں کی تو ہم کہیں گے کہ اس کا دماغ چل گیا ہے وہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہ حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ اسی طرح باقی دعائیں ہیں

میرے پاس بڑی تعداد میں خطوط آتے ہیں

اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کی توفیق سے سارے خطوط میں خود پڑھتا ہوں گو عام دعائیہ خطوط کی فہرست بنتی ہے۔ لیکن وہ بھی میرے سامنے آتے ہیں اور ان پر میں ایک نظر ڈالتا ہوں۔ اور اکثر خطوط میں یہ دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرے۔ اس طرح میں جو دعا کرتا ہوں وہ صرف میری دعا تو نہیں رہی بلکہ وہ دعا ان لاکھوں آدمیوں کی ہو گئی جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری نیک دعاؤں کو قبول کرے اور جب یہ دعا قبول ہوتی ہے تو میرا دل یہ دیکھ کر خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اس نے ایک روحانی وجود یعنی جماعت مومنین کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو وعدے دئے تھے وہ پورے ہو رہے ہیں۔

یہ جماعت واقعہ میں دعاؤں کے میدان میں ایک جان ہے۔ بعض دفعہ حالات کو دیکھ کر جو دعا میرے دل سے نکلتی ہیں چند دن نہیں گزرتے کہ باہر کے خطوط میں وہی دعائیں آجاتی ہیں مثلاً جماعت پر آجکل پریشانی کے حالات ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کی حفاظت کرے وغیرہ وغیرہ۔ غرض جو دعائیں میرے دل سے نکلتی ہیں وہی دعائیں جماعت کے دوسرے دوست کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ میں نے کوئی اعلان نہیں کیا ہوتا کہ اس قسم کی دعائیں کرو لیکن چونکہ

ساری جماعت ایک ہی وجود کا رنگ رکھتی ہے

اس لئے ہر احمدی کے دل میں وہی جذبات ہوتے ہیں وہی خیالات ہوتے ہیں۔ ان کی روحوں پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا وہی اثر ہوتا ہے اور وہ وہی دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں جو میں مانگ رہا ہوتا ہوں۔ اور اس سے بڑا لطف آتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہزاروں دعاؤں کو معجزانہ رنگ میں قبول کرتا ہے۔ میں جب قبولیت دعا کے متعلق خط پڑھتا ہوں تو یہ سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں کہ میں اتنا کمزور گنہگار اور بے بس انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ اس قدر پیار کا سلوک میرے ساتھ کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں یہ چیزیں جماعت کے سامنے بھی رکھوں، کیونکہ جب میری کوئی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ صرف میری دعا ہی قبول نہیں ہوتی بلکہ ساری جماعت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے یہ ایک مثال دی ہے کہ ساری جماعت یہ دعا کرتی ہے کہ میری دعائیں قبول ہوں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا پہنچتی ہے وہ خالی میری دعا نہیں ہوتی بلکہ ہزاروں لاکھوں ستونوں پر کھڑی ہو کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے اس جماعت کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کو ایک خاص روحانی وجود عطا کیا ہے اور اس کو یہ توفیق عطا کی ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو جائے اور فنا ہو جائے۔ اور ایک موت اپنے پہ وارد کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور برکات سے ایک نئی زندگی حاصل کرے اور ان فیوض و برکات کو حاصل کر کے ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں

غرض خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جس نے قبولیت دعا کے جو وعدے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے وہ میں اس جماعت کے حق میں بھی پورا کر دوں گا کیونکہ یہ کوئی دوسرا وجود نہیں۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود ہے۔

دعا کا فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کر بیان کیا ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان سے اپنی منواتا ہے اور کبھی وہ اپنے بندے کی مانتا ہے۔ اور جب وہ اپنے بندے کی مانتا ہے تو وہ اس پر بڑا احسان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ بندے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ لیکن دعائیں بڑی کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ جماعت کا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے ہمیشہ بھرا رہنا چاہیئے۔ جماعت کا سر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کے قدموں پر جھکا رہنا چاہیئے۔ اور ہم اسے چھوڑ کر جا بھی کہاں سکتے ہیں۔ ہمارا ربّ اتنا پیار کرنے والا ربّ ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو ایک وجود بنا دیا ہے۔ اور آنحضرتؐ کی کامل حیات سے انہیں زندگی بخشی ہے۔ اور اس کو یہ توفیق عطا کی ہے کہ اس کے افراد ایک ہی دل کی دھڑکن کے ساتھ زندگی کی سانسیں لیں اور ایک ہی رنگ میں رنگین ہو کر ایک ہی رنگ کی دعائیں کریں۔

پس جب وقت خلیفۂ وقت کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ اپنے عاجزی کے مقام کو بھولتا نہیں اور اس کے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میں کوئی ایسی بڑی ہستی ہوں کہ میرا ربّ بھی میری دعائیں قبول کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ تو نہایت عاجزی کے جذبات کے ساتھ اپنے رب کے حضور یہ کہتے ہوئے جھکتا ہے کہ اے میرے رب میں بڑا گنہگار ہوں۔ میں بہت بے بس ہوں۔ میں بہت عاجز ہوں۔ میرے اندر کوئی خوبی نہیں۔ تو نے خود ہی کسی مصلحت کی بناء پر مجھے ایک طرف یہ مقام نیابت عطا کر دیا ہے اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اس نظام خلافت کی وجہ سے جماعت کو یک جان کر دیا ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہی ایک حصہ بن گئی ہے۔ اور آپؐ کی دعاؤں اور امت محمدیہ میں سے پہلوں اور پچھلوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں تو ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے پس تو ایسا کر کہ ہمیشہ

ہمارے دلوں کی عاجزانہ حالت

باقی رہے۔ تکبر اور ریاء ہم میں نہ آنے پائے اور اگر کوئی سر غرور سے اٹھے تو اس سر کو بھی (تیرا غضب نہیں بلکہ) تیرا رحم جوش میں آکر نیچا کر دے اور جھکا دے تا کہ اس کے دل میں تیرے فضل سے عاجزی اور انکسار کے جذبات پیدا ہو جائیں اور وہ یہ نکتہ سمجھنے لگے کہ اس کے اندر (اور نہ کسی اور کے اندر) کوئی ذاتی خوبی نہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کی دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے۔ سب خوبیوں کا مالک اور منبع اور سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کی برکتوں اور فضل سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے اور آپؐ کے فیض سے ہی مومنین کی جماعت کا وجود زندہ اور نورانی اور رحمتوں کا وارث ہے۔ اگر یہ نور نہ رہے اگر وہ دل سینہ میں نہ دھڑکے تو یہ مٹی کا ایک ڈھیر ہے جسے کیڑے مکوڑے یا درندے تو بڑے شوق سے کھا سکتے ہیں لیکن فرشتے ان کے لئے دعائیں نہیں کر سکتے۔ لیکن جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح اس وجود میں قائم رہے اور یہ وجود آپ سے قطع تعلق نہ کرے بلکہ آپ میں فنا ہو اور ہمیشہ اس مقام کو اختیار کئے رکھنے کی کوشش کرتا ہے اس وقت تک وہ زندگی قائم ہے۔ وہ مقام قرب حاصل ہے۔ وہ دعائیں قبول ہیں جو یہ جماعت اپنے ربّ کے حضور پیش کر رہی ہے۔

غرض اس دعا کو جو جماعت مومنین کر رہی ہے

ہم اس زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھ سکتے ہیں

کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور دوسری طرف اس جماعت کو کہا کہ آپ پر درود بھیجو اور آپؐ کے لئے دعائیں کرو۔ اور خود اعلان کیا کہ میری رحمتیں ہر آن اس میرے محبوب (صلعم) پر نازل ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف فرشتوں کو کہا کہ وہ لوگ جو محبت کی وجہ سے اور ایثار کے ساتھ اور اس مقدس اور پاک وجود کے مقام کو سمجھ کر اس میں گم ہو جائیں۔ اس کا رنگ اپنے پر چڑھا لیں۔ اسی کے نور سے حصہ لیں۔ اے فرشتو! تم ان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کیونکہ اب ان کا وجود آپؐ سے علیحدہ نہیں اور دراصل یہ حکم پہلے حکم کے اندر ہی تھا کیونکہ جب فرشتوں کو یہ کہا گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور آپ کے لئے دعائیں کرو۔ اور جب یہ لوگ آپؐ کے وجود ہی کا حصہ بن گئے تو اس حکم کے اندر ہی آ گئے جس کو نمایاں کر کے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نے دوسری جگہ بیان کر دیا ہے اور جس کے متعلق ایک آیت میں نے خطبہ کے شروع میں بھی پڑھی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو

آپ کے لئے دعائیں کرو۔ جماعت مومنین کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ پر درود بھیجو اور دعائیں کرو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اس جماعت مومنین کے لئے دعائیں کرو اور فرشتوں کو کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس جماعت مومنین کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں تم کیوں خاموش ہو۔ تم بھی اس جماعت مومنین کیلئے دعائیں کرو۔ غرض امت مسلمہ ایک ایسا وجود ہے جو ایک شان محبوبیت اور شان معبودیت کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے ان نہروں اور راجباہوں اور مائینروں کا کام دیا جو دریا کے پانی کو اس دنیا میں مختلف کھیتوں میں لے جاتی ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی استعداد کے مطابق تھوڑے یا بہت کھیت روحانی طور پر سیراب کرنے کا موجب بنے پانی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ دریا تو وہی ہے۔

چشمۂ فیض تو وہی ہے

لیکن ہم عام محاورہ میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں مجدد یا خلیفہ کا پانی ہے جس طرح ہم کہتے ہیں کہ یہ کھادر برانچ کا پانی ہے ہم یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ میں نے مثالیں دے دی ہیں۔ ایک مثال روحانی دے دی ہے اور ایک جسمانی دے دی ہے تا یہ بات سمجھ آ جائے۔ اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں (اگر ایک ہی وقت میں دونوں مثالیں دی جائیں) کہ یہ روحانی پانی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ روحانی پانی دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں صدی کے مجدد کا ہے یا خلفائے راشدین کا ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک شخص یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کھال میں یا اس راجباہے میں یا اس نہر میں منبع سے پانی نہ آئے تو یہ خشک ہے اور اس میں کوئی روحانیت نہیں اس کے اندر کوئی پانی نہیں اور چونکہ یہ چیز واضح اور بیّن ہے اس لئے ہم کہہ دیتے ہیں کہ مثلاً ان کھیتوں کو کھادر برانچ کا پانی مل رہا ہے۔ اب کھادر برانچ یا کسی اور برانچ کو پانی کہاں سے مل رہا ہے وہ یا تو دریائے جہلم کا پانی ہے یا دریائے چناب کا پانی ہے یا دریائے سندھ کا پانی ہے کھادر برانچ میں پانی کہاں سے آیا تھا؟ اگر وہ دریا سے پانی نہ لیتی تو اس میں پانی نہ آتا اسی طرح ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ خلفائے راشدین کا پانی ہے۔ خلفائے راشدین کے پاس پانی کہاں سے آیا؟ وہ ان کے پاس آ ہی نہیں سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پانی حاصل نہ کریں جو دنیا میں حیات روحانی کا باعث بنتا ہے لیکن چونکہ

یہ بات عام اور واضح ہے

اس لئے ہم اپنے محاورے میں کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مجدد نے اتنا کام کیا اور اس قسم کی روحانی برکتیں اس کے ذریعہ سے جاری ہوئیں۔ حالانکہ ہر ایک کو پتہ ہے کہ نہ اس نے اپنے طور پر کوئی کام کیا۔ نہ کوئی روحانی برکتیں اس کے ذریعہ سے جاری ہو سکتی تھیں جب تک کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زندگی حاصل (نہ کرتا) وہ آپ کے نور سے نور نہ لیتا۔ آپ کے فیوض اور برکات میں حصہ دار نہ بنتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے ایسا کرنے کی توفیق عطا کی اور اس کی دعاؤں کو اور اس کے مجاہدات کو اور اس کے اعمال صالحہ کو قبول کیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ایک حصہ بنا دیا۔ جب میری اس انگلی میں خون چلتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ انگلی کا خون ہے ڈاکٹر ٹیسٹ لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں انگلی سے خون لیا۔ یا کراچی میں مجھے ڈاکٹروں نے کہا کہ انگلی کے خون کی شکل اور ہوتی ہے اس لئے جب شکر یا یوریک ایسڈ کے لئے خون ٹیسٹ ہوگا تو ہم انگلی کی بجائے خون کی نالی میں سوئی چبھو کر خون کھینچیں گے۔ اب دیکھیں اس شریان میں خون کہاں سے آیا؟ یہ خون تو مرزا ناصر احمد کا ہے۔ اس انگلی کا خون اپنا خون نہیں۔ اگر یہ انگلی مرزا ناصر احمد کے وجود سے کاٹ دی جائے تو اس میں خون نہیں ہوگا۔ اگر یہ شریان مرزا ناصر احمد کے وجود سے علیحدہ کر دی جائے تو اس شریان میں کوئی خون نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر ان لوگوں کا (جو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے پھیلانے کا موجب بنتے ہیں) تعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قائم نہ رہے تو پھر دیکھیں کوئی برکت کوئی فیض کوئی نور کوئی زندگی ان لوگوں میں باقی نہ رہے۔ سب حیات، سب زندگی، سب انوار سب برکات، سب رحمتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہیں اور آپ ہی سے لے کر دوسرے لوگ انہیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس لئے پہنچاتے ہیں کہ وہ تمام ایک وجود بن گئے ہیں۔

میں کسی دوسرے زاویۂ نگاہ سے بات نہیں کر رہا ہوں صرف دعا کے مد نظر اسی زاویۂ نگاہ سے بات کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے

دعائیں کرنے والی ایک عالمگیر اور ہمہ گیر برادری

کو قائم کیا ہے اور اسی جماعت کی دعائیں عام

طور پر (جب خدا چاہے اور اپنی منوانا چاہیے) نہ قبول کرتا ہے اور جماعت کے کسی فرد کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ میں اتنا بلند اور ارفع اور متقی اور پرہیزگار ہوں اور یہ ہوں اور وہ ہوں ۔ میری دعا قبول ہوتی ہے ۔ ہم اسے کہیں گے کہ تم اس جماعت سے علیحدہ ہو جاؤ تو دیکھو تمہاری دعا ئیں کس طرح قبول ہوتی ہیں ۔ اگر جماعت کے ساتھ مضبوط اتحاد قائم کر کے ہی دعا قبول ہوتی ہے ۔ تو معلوم ہوا کہ ساری دعائیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوتی ہیں کیونکہ جب کوئی آپ کی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی ۔

آدھا مضمون میں نے بیان کر دیا ہے قرآن کریم کی بعض اور آیتیں بھی میں نے شروع میں پڑھ دی تھیں ۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور زندگی دی تو انشاء اللہ اگلے جمعہ میں اس مضمون کو ختم کروں گا ۔ دو دن ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیج اس مضمون کا میرے دماغ میں بویا تھا

میرا یہ تجربہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا فضل اور رحمت کرتا ہے تو کوئی نیا مضمون بیج کے طور پر میرے دماغ میں ڈال دیتا ہے

ایک دفعہ مجھے خواب میں بھی بتایا گیا تھا کہ جتنا زیادہ مجاہدہ اور کوشش تم کرو گے اتنے ہی زیادہ علوم قرآنی تمہیں سکھائے جائیں گے ۔ پس قرآن کریم کے علوم جو میں بیان کرتا ہوں وہ آنحضرت صلعم کے طفیل اللہ تعالیٰ ہی سکھاتا ہے وہ علوم اللہ تعالیٰ ایک بیج کی شکل میں میرے دماغ میں ڈالتا ہے ۔ پھر میرے مجاہدہ ، کوشش اور سوچنے کے نتیجہ میں وہ ایک مدوّن شکل اختیار کر جاتا ہے اور یہ سب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میری صحت بالکل اچھی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک لیکن چونکہ ابھی گرمی ہے اسلئے میں کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کرتا ہوں ۔ کراچی جانے سے پہلے مجھے لو لگ گئی تھی جس کو انگریزی میں ہیٹ سٹروک کہتے ہیں ۔ اس بیماری کا لمبے عرصہ تک اثر رہتا ہے ۔ میں اپنے کمرہ سے جو ٹھنڈا ہے زیادہ عرصہ باہر رہوں ، تو طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور یہ کیفیت بھی دور ہو جائے اللہ تعالیٰ فضل کرے تو اس کی برکتوں کو اپنے دامن میں لئے بارش ہو جائے اور ٹھنڈ ہو جائے ۔

(الفضل یکم اخاء ۱۳۴۷ ہش / یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء)

یاڑی پورہ کشمیر میں جماعت احمدیہ کا صوبائی جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل رکن تبلیغی و تربیتی وفد حال قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یاڑی پورہ کا جلسہ سالانہ ۲۲ ستمبر تک (ستمبر) کو قرار پایا تبلیغی و تربیتی وفد کی اس اجتماع کے بعد واپسی قادیان ہو رہی تھی اس لئے احباب جماعت اور محترم امیر وفد کے باہمی مشورہ سے اس اجلاس کو صوبائی نوعیت دے دی گئی ۔ اور منتظمین کی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی جس کے صدر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی سیکرٹری امور عامہ و سرپنچ یاڑی پورہ اور سیکرٹری مکرم راجہ بشیر احمد صاحب آف نونہ مئی مقرر ہوئے ۔

مکرم غلام محمد صاحب لون ، مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب ڈار ، مکرم راجہ عبد الرحمٰن صاحب ، مکرم راجہ یار محمد صاحب ، مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ، مکرم راجہ الطاف احمد صاحب مکرم راجہ منیر احمد صاحب ، مکرم غلام نبی صاحب ناظر ، مکرم قریشی محمود احمد صاحب اور مکرم میر غلام محمد صاحب اس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے اور ان احباب کرام نے جماعت کے تعاون سے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے تندہی سے کام شروع کر دیا ۔

اجلاس کی تشہیر کے لئے ایک پوسٹر شائع کر کے سری نگر ، اسلام آباد ، کولگام وغیرہ کے علاوہ ریاست کی دوسری جماعتوں اور غیر احمدی بستیوں میں بھی یہ پوسٹر چسپاں کئے گئے ۔ اور بعض بسوں میں بھی لگا دئے گئے ۔ نیز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مضافات میں بھی اعلان کر دیا گیا ۔

جلسہ گاہ کو جاذب نظر اسلامی قطعات سے مزین کیا گیا تھا جن پر کلمہ طیبہ ، روحانی اخلاقی ، تربیتی اور تبلیغی عبارتیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار و الہامات درج تھے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا ۔ فصل کی کٹائی کی اہم مصروفیات کے باوجود سرینگر ، رشی نگر ، شورت ، کنی پورہ ، یاری پارہ گام ، اندوما ، آسنور اور سندبراڑی ، بیج بہاڑہ وغیرہ جماعتوں کے نمائندگان کافی تعداد میں تشریف لائے ۔ علاوہ ازیں تعلیم یافتہ غیر احمدی اور غیر مبائع دوستوں نے بھی نہایت اطمینان اور دلچسپی کے ساتھ اجلاس کی کارروائی سماعت فرمائی ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لیا ۔

ساڑھے گیارہ بجے دن پنچایت گھر کے وسیع میدان میں زیر صدارت محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کی زیر صدارت اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی ۔ مکرم و محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے قرات سے تلاوت قرآن کریم فرمائی ۔ اور محترم امیر وفد اور صدر اجلاس نے لوائے احمدیت لہرایا ۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے احتراماً کھڑے ہو کر قرآن کریم کی دعائیں پڑھیں اور نعرہ ہائے تکبیر ۔ اسلام زندہ باد ۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار ۔ احمدیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے اسلامی نعروں کے درمیان لوائے احمدیت لہرایا گیا

مکرم جناب غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی تیار کردہ کشمیری زبان کی ایک تبلیغی نظم پر کیف انداز میں پڑھی ۔ آپ اچھے شاعر ہیں اور آپ کی نظمیں ریڈیو پر بھی نشر ہوا کرتی ہیں

بعد ازاں صدر کمیٹی مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی ہے جو بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد ، تبلیغی مراکز قائم کر کے اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اہم اسلامی لٹریچر شائع کر کے فریضۂ تبلیغ اسلام انجام دے رہی ہے اور اس کی نظیر کسی دوسرے اسلامی فرقہ میں دکھائی نہیں دیتی جماعت احمدیہ کے سوا بھارت میں جو اسلامی کہلانے والی جماعتیں دکھائی دیتی ہیں ان کا کوئی ٹھوس کام اندرون ملک میں بھی دکھائی نہیں دیتا چہ جائیکہ وہ غیر ممالک میں جا کر اپنا کوئی کارنامہ دکھائیں دوم جو کچھ وہ اندرون ملک کر رہی ہیں اس کا نتیجہ بھی اس حقیقت کا پورا پورا مصداق ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ نے فرمایا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑا احسان ہے کہ گزشتہ سال اور امسال حضور نے تبلیغی و تربیتی وفود بھجوائے اور اللہ تعالیٰ نے ان علماء کرام کے کام میں خاص برکت دی جماعتوں میں بھی عام بیداری پیدا ہوئی اور غیروں کو بھی احمدیت کے ٹھوس حقائق پر غور کرنے کا موقع ملا ۔ آخر میں آپ نے حاضرین کرام اور علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آج عدیم الفرصتی کے باوجود دوستوں نے اس تقریب میں شرکت فرما کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر شروع کی ۔ آپ نے حضور کی بعثت سے قبل کے زمانہ جاہلیت کے پر آشوب حالات کا نقشہ کھینچا اور ایسے خطرناک حالات میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور حضور کے اخلاق عالیہ کو قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں پیش کر کے بتایا کہ کس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک وحشی قوم میں مبعوث ہو کر حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا اور خدا نما انسان بنا دیا جو دنیا کے معلم بنے

آپ کی تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے وجد آفریں انداز میں اپنی تیار کردہ ایک نظم کشمیری زبان میں سنائی ۔ ازاں بعد مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "امن عالم" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ اور پر از معلومات تقریر کی ۔ آپ نے قرآن کریم ، احادیث نبوی اور بائیبل کی عبارتوں کو تطبیق دے کر دور حاضرہ کے مشاہدے کے مطابق ایشین بلاک اور امریکن بلاک کی نشاندہی فرماتے ہوئے فرعون مصر کے دعاوی کو پیش کر کے قرآن کریم کی صداقت پر عظیم برہان پیش کیا ۔ موصوف نے کمیونزم کا اسلام کے اقتصادی نظام سے موازنہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی قرآن کریم کی متعدد آیات ، اور احادیث نبویہ سے تطبیق دے کر دور حاضرہ کی اہمیت بتائی ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالات حاضرہ کے متعلق پیشگوئیوں کو تطبیق دے کر حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپ اور اہل دنیا کو حالیہ حالات سے متعلق وارننگ پڑھ کر سنائی ۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی اور سامعین کرام ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے

آپ کی تقریر کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوئی ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب نے قرآن و حدیث کی وہ پیشگوئیاں بالوضاحت بیان فرمائیں جو دور حاضرہ سے تعلق رکھتی ہیں آپ نے سورۃ تکویر کی متعدد پیشگوئیوں کو دور حاضرہ پر چسپاں کیا ۔ آپ کی پر اثر تقریر کے بعد مکرم ماسٹر محمد شاہ صاحب سیفی آف بیج بہاڑہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

پر ایک وجد آفریں تضمین پیش کی ۔ اور جماعت

کے ایک مخلص فرد مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک نے اخبار بدر بین سے حیدرآباد دکن کے ایک غیر احمدی ایڈوکیٹ صاحب کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں ربوہ اور جماعت احمدیہ کی امتیازی شان کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آخر میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اجلاس کے اختتام پر مقامی احباب نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ دور سے آنے والے مہمانوں نے رات کو باڑی پورہ میں قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر کمیٹی کی زیر قیادت احباب جماعت نے جلسہ کو کامیاب بنانے اور مہمانوں کو آرام پہنچانے کی پوری پوری کوشش فرمائی۔ فجزاھم اللہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ صحابہ کرام، درویشانِ قادیان و احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور جماعت کے لئے روحانی اور جسمانی اعتبار سے ایسی بیش از بیش ترقیات کے دروازے کھول دے۔ آمین۔

اراکین وفد رات کو کھانے پر محترم غلام محمد صاحب لون آف کا ٹھ پورہ سیکرٹری مال کے ہاں مدعو تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محترم لون صاحب کے مکان پر ایک تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت نائب ہلادنشل امیر محترم بابو غلام رسول صاحب نے کی۔ محترم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل محترم مولوی احمداللہ صاحب فاضل اور مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے کشمیری زبان میں تقریریں کیں۔

۲۳ر تبوک (ستمبر) کی صبح کو احباب جماعت سے رخصت ہو کر ہمارا وفد سرینگر پہنچا رات کا کھانا محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب کے ہاں کھایا۔ ۲۴ر کو سرینگر سے روانہ ہو کر ہمارا وفد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت تمام ۲۵ر تبوک بعد دوپہر قادیان دارالامان پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

شکریہ احباب

احباب جماعت نے اراکین وفد کے ساتھ جس ہمدردی اور محبت کا سلوک فرمایا اور جس خلوص سے وفد کے ساتھ تعاون فرمایا اس کی نظیر درحقیقت جماعت احمدیہ سے باہر دکھائی نہیں دیتی۔ راقم الحروف اراکین وفد کی جانب سے کشمیر کی جماعتوں کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب اور تمام جماعتہائے احمدیہ کشمیر کو اس قربانی، محبت اور اخلاص کا اجر عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرما دے آمین ثم آمین

روزنامہ "سماتنہ" (ارناکلم کیرالہ) کا علماء اسلام سے استفسار

اخبار "سماتنہ" جس کے ایڈیٹر مسٹر آر کے پلا ہیں نے اپنے شمارہ مورخہ ۶۸-۹-۶ کے صفحہ ۳ پر جناب کے کے علی صاحب آف ارناکلم کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اخبار مذکور اس کالم میں مذہبی مضامین شائع کرتا ہے جس سے اسے اصولاً اتفاق نہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق جو نوٹ شائع کیا ہے وہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ——— ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"قومی آواز:۔ علماء اسلام کی توجہ کیلئے

حضرت رسول صلعم کی پیشگوئی ہے کہ جب مسلمانوں میں تنزل کا انتہائی دور ہو گا اور دنیا سے سچائی غائب ہو جائے گی تب اللہ تعالیٰ امت محمدیہ سے ہی ایک مصلح پیدا کر کے ان کے ذریعہ دین کو زندہ کرے گا۔ اور روحانیت کو دوبارہ قائم فرمائے گا۔ ان کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ ابن مریم اور مہدی رکھا ہوا ہے۔ جب (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) ظہور فرمائیں گے۔ اس وقت کے نشانات بھی حضور (صلعم) نے بتلائے ہیں۔

مسلمانوں میں ایک فرقہ کا دعوے ہے کہ روحانی تنزل انتہا کو پہنچ گیا ہے اور نشاناتِ ظہور عیسیٰ ابن مریم پورے ہو چکے ہیں اور اس کے مطابق عین وقت پر پنجاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابنِ مریم کے نام سے مبعوث کیا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان پر ایمان لائیں۔ اس فرقہ کی تبلیغ سے دن بدن لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں اس فرقہ کی تبلیغ ہے۔ ہندوستان پاکستان، ممالک یورپ، جاپان، چین انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں ان کی مقبولیت اور اثر زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی خالصتاً مشنری خدمات کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے

مسلمانوں کے اس غلط عقیدہ کو کہ عیسیٰ (علیہ السلام) جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے وہی آنے والے ہوں گے۔ اور وہی آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس فرقہ کی طرف سے قرآن اور حدیث کے محکم دلائل سے اس کو توڑا جا رہا ہے۔ دین کا معمولی علم رکھنے والے عام مسلمانوں کو یہ مسئلہ بہت الجھن میں ڈال رہا ہے۔ اس بارہ میں مسلمانوں کے کئی علماء سے جب بھی سوال کیا جاتا ہے تو وہ صحیح جواب دینے سے کتراتے ہیں۔

بہت ہی قابل افسوس بات ہے کہ اسلام کے بنیادی عقاید سے تعلق رکھنے والے مسائل کو یہ علماء اس طرح نظرانداز کر رہے ہیں۔ یہ بہت اہم اور ضروری ہے کہ اس بارہ میں علماء اسلام غور کریں اور قرآن اور حدیث کی رو سے اس کی حقیقت سمجھنے کی فضا پیدا کریں۔ عام لوگوں کو الجھن میں ڈالنے والا ایک ماحول پیدا کر کے اپنی اس خاموشی کو جاری رکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ خدائے قادر کے سامنے ضرور اس کا جواب ان کو دینا پڑے گا۔ امید ہے کہ علماء کرام جلدی اس بارہ میں اپنی رائے ظاہر فرمائیں گے۔

کے۔ کے۔ علی
چتوڑ روڈ۔ ارناکلم"

جماعتِ احمدیہ کلکتہ کی طرف سے
علاقہ بھرت پور کے سیلاب زدہ احمدیوں کی امداد

امسال برسات میں غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے علاقہ بھرت پور (ضلع مرشدآباد بنگال) میں چار مرتبہ سیلاب آیا۔ اور چاول کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اس سیلاب سے اس علاقہ کے احمدی احباب بھی متاثر ہوئے۔ مقامی مبلغ کی طرف سے اطلاع ملنے پر خاکسار نے جماعت کلکتہ کی مجلس عاملہ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا۔ تو مجلس عاملہ نے ان احمدی احباب کی اعانت کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ منظور کیا۔ اس کے علاوہ ایک مخیر احمدی دوست نے ان مصیبت زدہ دوستوں کی امداد کے لئے کئی صد روپیہ کے پارچات دئے۔ یہ ریلیف کا سامان ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۸ء کو خاکسار جا کر اس علاقہ کے پچاس احمدی خاندانوں میں تقسیم کرایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں کی مشکلات دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جن احباب نے مال اور پارچات کے ذریعہ ان کی امداد کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمادے آمین

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

اعلانِ نکاح

عزیزم ذوالفقار احمد صاحب ولد محمد یعقوب صاحب (مرحوم) آف یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور کا نکاح عزیزہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت عبدالمجید صاحب سکنہ یادگیر کے ساتھ بعوض مبلغ گیارہ صد پچیس روپیہ حق مہر قرار پایا۔ جس کا اعلان حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۲۴ ۱ کو مسجد مبارک میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین اور اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے (آمین)

درخواست دعا

شاہجہانپور کے ایک غیر مسلم دوست بشیشور دیال صاحب جو اسلام اور جماعت کے ساتھ اخلاص رکھتے ہیں اُن کی بیوی دماغی عارضہ کے نتیجہ میں گھر سے بھاگ گئی۔ بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ ان کو سنبھالنا اور ذریعۂ معاش بھی پیدا کرنا اور پھر بیوی کی وجہ سے ذہنی سکون کا کھو جانا ایسے امور ہیں جو بڑے تکلیف دہ ہیں۔ یہ دوست سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت سے نہایت مخلصانہ جذبات کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ان کی بیوی واپس گھر لوٹ آئے یا اس کا پتہ لگ سکے۔ سو میں احباب جماعت سے انسانی ہمدردی کے رشتہ سے ان کی پریشانی کے دور ہونے کیلئے درخواست دعا کرتا ہوں

مرزا وسیم احمد۔ قادیان

محترم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل مالاباری مرحوم کی سیرت و سوانح

از محترم صدیق امیر علی صاحب صدر کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی

جملہ احباب جماعت تک محترم مولانا بی عبداللہ صاحب فاضل مالاباری کی اندوہناک وفات کی خبر پہنچ چکی ہوگی۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے اپنی زندگی میں سلسلہ عالیہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں وہ قطعاً فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ موصوف کی انہی بے لوث اور بیش قیمت خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کے احباب نے ایک مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مولانا موصوف کی ان خدمات جلیلہ کو زندہ جاوید بنانے کے لئے آپ کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے۔ تاکہ احمدیت کے اس جان نثار مجاہد کی دینی و ملی خدمات آئندہ نسلوں کے لئے بھی مشعل راہ بن سکیں۔ اس سلسلہ میں تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ جو دوست اس بارہ میں کسی بھی جہت سے ہماری رہنمائی فرما سکتے ہوں وہ اردو یا انگریزی میں تحریر فرما کر خاکسار کے نام ارسال فرمائیں تاکہ مجوزہ کتاب کی تیاری میں ان باتوں کو ملحوظ رکھا جاسکے۔

ایڈریس انگریزی میں تحریر فرمائیں

Siddique Ameer Ali President
Kerala Ahmadiya Central Committee
P.O. Mogral Via Kumbla Kerala

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم، سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی دردمندانہ دعاؤں کے طفیل خاکسار کے بھتیجے عزیز سید غلام محمد ربانی ابن سید عبدالقادر صاحب نے امسال اُتکل یونیورسٹی Utkal University سے ایم ایس سی جیالوجی (M.S.C. Geology) کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے۔ الحمدللہ

بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز اسے تمام افراد خاندان اور سلسلہ کے لئے مفید و بابرکت بنائے آمین

خاکسار سید کریم بخش کلکتہ

نوٹ:- عزیز موصوف کی اس اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں مکرم سید کریم بخش صاحب نے اور ان کی اہلیہ محترمہ نے مبلغ ۱۷ روپے شکرانہ فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

قادیان میں جماعت احمدیہ کا "سترہواں" جلسہ سالانہ

بتاریخ ۶-۷-۸ ر صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶-۷-۸ ر جنوری ۱۹۶۹ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے آئندہ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۶-۷-۸ ر صلح ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۶-۷-۸ ر جنوری ۱۹۶۹ء رکھی گئی ہیں

لہٰذا جملہ برادران امراء و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی ان تاریخوں سے مطلع بھی کریں اور جلسہ کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کی تحریک بھی کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مسجد احمدیہ ابراہیم پور علاقہ بھرت پور ضلع مرشد آباد کا افتتاح

قریباً دو سال قبل علاقہ بھرت پور کے ایک گاؤں ابراہیم پور میں آگ لگ جانے کی وجہ سے مسجد احمدیہ بھی جل گئی تھی۔ اس پر کلکتہ کے ایک مخیّر احمدی دوست نے یہ پیشکش کی کہ اس مسجد کو دوبارہ پختہ اینٹوں سے تعمیر کیا جائے اور اس کے جملہ اخراجات وہ ادا کردیں گے چنانچہ ان کی پیشکش قبول کرلی گئی۔ اور اب یہ مسجد پختہ تعمیر ہو چکی ہے۔ اور کئی ہزار روپیہ اس پر خرچ ہو چکے ہیں۔

اس مسجد کا افتتاح ۹ ر اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر ایک تبلیغی جلسہ بھی منعقد ہوگا احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ نئی مسجد اس علاقہ میں روحانیت اور تبلیغ و تربیت کا مرکز ہو اور جس دوست نے اس کی تعمیر کے اخراجات برداشت کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت، عمر اور دولت میں برکت ڈالے۔ اور ان کی اس مالی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اسے اپنے فضلوں سے نوازے آمین

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۲ ر ظہور (اگست) کو عزیز محمد اقبال صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی احمد اللہ شاہ صاحب فاضل آف صوفیین نامی (شوپیاں) کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

۲۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۴ ر ستمبر (تبوک) کو مکرم غلام محمد صاحب لون کی دو صاحبزادیوں عزیزہ بشارت بیگم صاحبہ و عزیزہ شوکت بیگم صاحبہ کے عقد کا اعلان علی الترتیب مکرم بشارت احمد صاحب ڈار ابن مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار مرحوم اور عزیز حمید اللہ شاہ ابن مکرم مولوی احمد اللہ شاہ صاحب کے ساتھ بعوض ایک ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا

اس خوشی میں مکرم غلام محمد صاحب لون نے مبلغ تین روپے مقامی مسجد کے لئے اور دس روپے اعانت بدر کے لئے ادا فرمائے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار عبدالحق شغل مبلغ سلسلہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار امسال بی اے کا امتحان دے رہا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی نیز حصولِ ملازمت میں آسانی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کا محتاج ہوں۔　　خاکسار عزیز رشید انور بیگ لاہور

۲۔ خاکسار امسال ایف ایس سی میں داخل ہوا ہے۔ صحت کچھ ناساز رہتی ہے بہتر صحت اور تعلیم میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی جائے　　خاکسار مرزا نوید انور بیگ ربوہ

۳۔ خاکسار میری یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہونے والا ہے جملہ احباب جماعت و درویشان کرام سے نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے نیز بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے　　خاکسار میر عبدالمجید رفیق یاڑی پورہ کشمیر

۴۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیز سید انور احمد امسال پٹنہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی فزکس کا امتحان دینے والا ہے احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔　　خاکسار سید وزارت حسین۔ اوڑیسہ

۵۔ میرے محترم بزرگ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امرتسری ایک طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ایک مرض میں قدرے افاقہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔　　خاکسار ڈاکٹر محمد حسین ساجد کینیڈا

۶۔ میری اہلیہ کئی سال سے زنانی عارضہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ کئی علاج کئے گئے مگر مرض میں افاقہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ شافیٔ مطلق ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر تمام احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری اہلیہ کو شفا بخشے۔ نیز مجھے کاروباری پریشانیاں لاحق ہیں ان کے ازالہ کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار [illegible] کا ہیکٹہ

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

ایک اہم ارشاد

فرمایا :-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندہ کی طاقت نہیں پہنچتی اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہی صدقہ ضرور دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم مرکز میں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ میں زکوٰۃ کی آمد کے مقابل پر بعض معین اخراجات ہیں مگر موجودہ مالی سال کے گزشتہ پانچ ماہ میں چونکہ اخراجات کے مقابل پر آمد زکوٰۃ بہت کم ہوئی ہے اسلئے کئی ایک ضروری اخراجات قرض لے کر کرنے پڑے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے صاحب نصاب احباب اس طرف فوری توجہ فرماویں۔

ماہ نومبر میں رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہونے والا ہے اور جماعت کے اکثر دوست اسی موقع پر زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔

اگر ہمارے دوست اور بہنیں اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ کریں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ کی رقم نکل سکتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ کوئی اور جماعتی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے امید ہے کہ جملہ صاحب نصاب افراد اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم کا حساب کر کے ابھی سے اس کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔

ناظر بیت المال قادیان

وصولی چندہ تحریک جدید

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چندہ تحریک جدید کے متعلق فرمایا :-

"جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کر رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔"

دعا کے لئے ان جماعتوں کا چندہ درج کیا جاتا ہے جو گزشتہ ماہ میں وصول ہوا۔ اور ان احباب کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جن کا چندہ ایک صد روپیہ سے کم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور عہدیداروں کو جزائے خیر دے۔ آمین

۱- حیدرآباد ۱۸۳۰ روپے بشمول چندہ مکرم اکبر حسین صاحب مع اہل وعیال ۴۰۰ روپے)
مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب مع اہل وعیال ۲۴۱٫۵۰
مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مع اہل وعیال ۲۶۰٫۰۰
مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب " " ۱۵۵٫۰۰
" " سید عمر صاحب " " ۱۵۵٫۰۰
" " سید عمر صاحب مع اہلیہ محترمہ ۴۰۰٫۰۰
" مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ۱۰۰٫۰۰)

۲- چنتہ کنٹہ ۳۶۵٫۰۰ روپے بشمول مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مع اہلیہ و والدین مرحوم برادر سیٹھ محمد اعظم صاحب و اہلیہ و پسران مبلغ ۸۴۰٫۰۰ و مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب مع ہر دو اہلیہ ۲۲۵ روپے)

۳- بنگلور ۳۶۴٫۵۰ بشمول مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب مع اہل وعیال ۲۷۱ روپیہ)

۴- یادگیری ۲۸۷٫۱۵ (بشمول مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب مع خاندان و والد مرحوم مکرم مولوی محمد اسماعیل وکیل ۲۵۵ روپیہ (باقی کالم ۳ پر)

۵- سکندرآباد ۲۰۰٫۰۰ روپیہ

۶- رانچی ۱۲۷٫۰۰ (بشمول مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی مبلغ ۱۲۳ روپیہ)

۷- کٹک ۱۵۴٫۲۵

۸- رائچور ۱۱۹٫۰۰

اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور جماعتوں کو اپنے فضل سے جزائے خیر بخشے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ نومبر ۱۹۶۶ء (نبوت ۱۳۴۵ ہش) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ آٹھ روپے بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام
۱۰۰۷	مکرم ایم محمد شمس الدین صاحب
۱۰۲۷	" میر عبد الجلیل صاحب
۱۰۳۵	مکرمہ والدہ شاہ شکیل احمد صاحب
۱۰۷۴	" محمودہ خاتون صاحبہ
۱۰۹۴	مکرم سلیمان خاں صاحب
۱۱۰۳	" سید منور احمد صاحب
۱۱۵۰	" انوار احمد صاحب
۱۱۸۶	" سید محمد زکریا صاحب
۱۱۸۹	" ابو محمد یوسف صاحب
۱۲۱۹	" مولوی عبد الواحد صاحب فاضل
۱۲۳۷	" سیٹھ محمد عبد الحی صاحب
۱۲۳۸	" ڈاکٹر ایم آر شاہ صاحب
۱۲۶۰	" آغا محمد عقیل صاحب
۱۲۷۰	" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
۱۳۰۴	" جمال احمد صاحب
۱۳۴۰	" جی سنڈیکیٹ
۱۳۵۰	" حاجی محمد محسن صاحب
۱۳۵۳	" شیر افغان آزاد صاحب
۱۳۵۴	" نذیر احمد صاحب ہوڈری
۱۴۰۰	" قمر الدین صاحب
۱۴۴۴	" سید شوکت صاحب
۱۴۶۹	" عبد الشکور صاحب فاروقی
۱۴۸۶	" محمد عبد الواحد صاحب
۱۵۸۵	" محمد جمیل صاحب عباسی
۱۷۹۲	" سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل
۱۷۹۵	" محمد محی الدین صاحب
۱۷۹۹	" محمد ادریس صاحب

خریداری نمبر	نام
۱۶۱۳	مکرم ریاض احمد خاں صاحب
۱۹۱۴	" خواجہ میاں صاحب بینڈ لارڈ
۱۹۱۵	" ایس ایم اسمٰعیل صاحب
۱۹۱۶	" محمد صادق صاحب
۱۹۱۸	" حاجی ولی محمد صاحب راٹھور
۱۹۱۹	" عبد الرفیق صاحب شحنہ
۱۹۲۰	" سیٹھ فاضل کرم علی صاحب
۱۹۲۱	" اعجاز احمد صاحب
۱۹۲۲	" عبد الرزاق صاحب
۱۹۲۴	" بنارگی صاحب زرگر
۱۹۲۵	" محبوب میاں پٹیل صاحب
۱۹۲۶	" مولوی محمد شاہد اللہ صاحب
۱۹۲۷	" سردار محمد ادریس صاحب
۱۹۲۸	" محمد مظاہر حسین صاحب
۱۹۲۹	" ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۱۹۳۰	" رانا محمد انور صاحب
۱۹۳۱	" میاں غلام احمد صاحب
۱۹۳۲	" شیخ عبد اللطیف صاحب
۱۹۳۴	" چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
۱۹۳۵	" چوہدری محمد عمر صاحب
۱۹۳۶	" عبد الرحیم صاحب پراچہ
۱۹۳۷	" محمد اقبال صاحب پراچہ
۱۹۳۸	" بیگم صاحبہ ایم بشیر احمد صاحب پراچہ
۱۹۳۹	" پی مبارک احمد صاحب
۱۹۴۰	" عبد الوحید خاں صاحب
۱۹۴۴	" محمد ساجد صاحب
۱۹۴۶	" ایم اے ستار صاحب
۱۸۰۶	" منور احمد صاحب بٹ
۱۸۱۳	" ایم اے باجوہ صاحب
۱۸۹۹	" سیٹھ محمد ادریس صاحب
۱۹۰۰	" بی صاحب کلاتھ مرچنٹ
۱۹۰۱	" چوہدری شہاب الدین صاحب
۱۹۰۲	" حاجی فیاض الدین احمد صاحب
۱۹۰۴	" میر عبد الرشید صاحب
۱۹۰۶	" پروفیسر ایس ایم خاں صاحب
۱۹۰۸	" حاجی قاری پنڈت بشیر الدین احمد صاحب
۱۹۰۹	" ایچ یوسف صاحب
۱۹۱۰	" شیخ فضل احمد صاحب
۱۹۱۱	" سلیمی محی الدین صاحب
۱۹۱۲	" ڈی عبد الرحیم صاحب

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند میں اخلاص و قربانی کا بہترین مظاہرہ

قلیل ترین عرصہ میں ۵۶۷۸ روپے کی نقد ادائیگی

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کو مالی دورہ پر جنوبی ہند کے علاقوں میں وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں بھیجا گیا تھا۔ موصوف ۲۵ جماعتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مرکرہ کی جماعت میں قیام کے دوران شدید بیمار ہوجانے کی وجہ سے دورہ ملتوی کرکے واپس قادیان آگئے۔

تمام عہدیداران اور احباب جماعت و مبلغین کرام بالخصوص مکرم مولوی سراج الحق صاحب مولوی ابو الوفا صاحب، مولوی فیض احمد صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب کے پورا تعاون کرنے کی وجہ سے دورہ والی جماعتوں کا بقایا ۵۸-۵۶۶۱ روپے کی بجائے ۰۰-۵۶۷۸ روپے نقد وصول ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جماعت وار اس کی اطلاع عرض کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کی گئی ہے۔

احباب بھی دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جنوبی ہند کی جماعتوں کے اخلاص، نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور انہیں ہر رنگ میں سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔

امتحانِ کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہجری شمسی مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ کتاب ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معرکۃ الآراء لیکچر ہے اور بے بہا علمی اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک علمی خزانہ ہے جس سے ہر احمدی مرد اور عورت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ کتاب موازی ۵۰ پیسے میں مکرم عبد العظیم صاحب مالک احمدیہ بکڈپو قادیان سے مل سکتی ہے۔ ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔

دوست ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کردیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ اور اپنے ناموں سے مع ولدیت نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام ریکارڈ کئے جاسکیں۔

مبلغینِ کرام، اُمراء و صدر صاحبان، سیکرٹریانِ تبلیغ، زعماء و قائدین صاحبان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے اُمیدواروں کی فہرست مع ولدیت مکمل کرکے جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوادیں۔ اسی طرح جملہ لجنات اماء اللہ سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی فہرستوں سے جلد اطلاع دیں گی۔ اِس امر کا لحاظ رکھیں کہ اُمیدواروں کے نام مع ولدیت و زوجیت کے اندراجات مکمل فہرستیں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ دُعا

مکرم سید حفیظ احمد صاحب بھوبنیشور نے بی۔ایس۔سی (ع۔ ف) فائنل کا سپلیمنٹری امتحان دیا ہے۔ وہ آج کل سخت آزمائشی دَور میں ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام سے اُن کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے اور مشکلات کے ازالہ کیلئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ناصرات کے لئے ایک خصوصی تحریک

"وقفِ جدید"

از محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احمدی بچوں اور بچیوں کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ ایک خاص تحریک "وقفِ جدید" میں حصہ لینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو آواز دی ہے تا بچپن سے سلسلہ کی خاطر قربانیوں میں حصہ لینے کی عادت پڑ جائے اور بڑے ہوکر آپ سلسلہ کا بوجھ اٹھا سکیں۔ اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ سولہ سال سے کم عمر کے لڑکے اور لڑکیاں خدمتِ اسلام کے لئے آٹھ آنے ماہوار ادا کریں۔ یا چھ روپے سالانہ۔ دسمبر میں وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ صرف تین ماہ باقی ہیں۔ مَیں تمام لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اس بات کا مکمل جائزہ لیں کہ اُن کے شہر، قصبہ، گاؤں یا حلقہ کی تمام ناصرات اس تحریک میں شامل ہیں یا نہیں۔ یہ یاد رہے کہ اگر ایک بچی اٹھنی ماہوار نہیں دے سکتی تو دو یا تین بچیاں جو سولہ سال سے کم عمر کی ہوں مل کر چھ روپے سالانہ ادا کریں۔ ہماری بہنوں کو یہ امر ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ حقیقی قربانی وہی ہے جو امامِ وقت کی اطاعت میں کی جائے۔ آپ کتنے ہی کام کریں۔ اور سکیمیں بنائیں اور اُن پر عمل کریں لیکن اگر اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری طرح اطاعت نہ کریں اور آپ کی آواز پر لبیک نہ کہیں تو آپ کا کام اللہ تعالیٰ کی نظروں میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے آپ کی پوری کوششیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ سکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے اور بچیوں میں آپ کی اطاعت اور آپ کی آواز پر لبیک کہنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور بچیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے قربانیاں کرسکیں۔

اپنی سالانہ رپورٹوں میں بھی وقفِ جدید کے لئے اپنی مساعی کا ذکر کریں۔ نیز ان تین ماہ میں کوشش کریں کہ بقایا جات وصول کئے جائیں۔ اور کوئی ایک بچی ایسی نہ رہ جائے جو وقفِ جدید کی تحریک میں شامل نہ ہو۔

ضرورتِ محرّر

دفتر ہذا کو ایک میٹرک پاس محرّر کی ضرورت ہے۔ جو اُردو، انگریزی بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ خواہشمند احمدی نوجوان جو انجمن احمدیہ تحریکِ جدید کی ملازمت میں آنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست امیرِ متعلق یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ آخر ماہِ رواں تک مع نقل سرٹیفکیٹ دفتر وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوادیں۔ تقرر کے بعد سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے تک مبلغ ۷۵ روپے تنخواہ ملے گی۔ چھ ماہ کے اندر سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنا ہوگا امتحان میں کامیابی کے بعد ۶-۱۹۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ ۲۲۰ کے گریڈ میں نوّے روپے تنخواہ ہوگی اس کے علاوہ قادیان میں رہائش کی سہولت الگ ہوگی۔ لہٰذا خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد بھجوائیں:۔

(۱) نام مع ولدیت و سکونت اور مکمل پتہ۔

(۲) پیدائشی احمدی ہے یا خود بیعت کی ہے۔ خود بیعت کرنے کی صورت میں سنہ بیعت کیا ہے؟

(۳) عمر کیا ہے؟ اور صحت کیسی ہے؟

(۴) نام جماعت جس کے ساتھ درخواست دہندہ کا تعلق ہے۔

(۵) نقل سرٹیفکیٹ مصدّقہ۔

(۶) والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت اور مقامی امیر صاحب کی تصدیق۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ہجری شمسی کیلنڈر

سال آئندہ ۱۳۴۸ ہش ۱۹۶۹ء کا ہجری شمسی کیلنڈر شائع کیا جارہا ہے

چونکہ کاروباری دنیا میں اس وقت نظامِ شمسی رائج ہے اور نظامِ شمسی کے اعتبار سے دنوں۔ مہینوں اور سالوں کی جنتریاں ہیں جن کی بنیاد سنہ عیسوی پر ہونے کی وجہ سے عیسائیت کو شہرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے روز مرّہ کی زندگی سے عیسائیت کے اثرات کو زائل کرنے اور اسلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو فروغ دینے کی خاطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے نظامِ شمسی کی بنیاد پر اسلامی کیلنڈر کی تشکیل فرمائی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شمار کیا گیا۔ اور اس اعتبار سے آپؓ نے ہجری شمسی سنہ کو رائج فرمایا۔ اور جماعت کو تحریک کی کہ آئندہ اسے روز مرّہ کی زندگی اور کاروباری دُنیا میں رواج دیا جائے۔

سنہ ہجری شمسی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو رواج دیا جائے۔ اور آئندہ خط وکتابت میں ہجری شمسی مہینے اور سنہ لکھے جایا کریں۔ اور ہجری شمسی سنہ کو فروغ دیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روز مرّہ کی ڈاک میں اس امر کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ کہ جماعت کہاں تک اس کی پابندی کر رہی ہے۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ آئندہ سال ۱۳۴۸ ہش ۱۹۶۹ء کا ہجری شمسی کیلنڈر شائع کر رہی ہے جو ۳۰×۲۰ سائز کے کیلنڈر پیپر پر ہوگا۔ جس میں ہجری شمسی کیلنڈر کو رواج دینے کی حکمت۔ اس کے مہینوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ۔ ہجری شمسی سال کے مطابق دورانِ سال کے جلسوں۔ تقاریب۔ تعطیلات و دیگر اہم امُور کو نمایاں درج کیا جائے گا۔

یہ کیلنڈر اپنی افادیت کے لحاظ سے ہر گھر میں۔ دار التبلیغوں۔ اور مقامی انجمنوں کے دفاتر میں ہونے ضروری ہیں تاکہ ہر ایک کی نگاہ کے سامنے رہیں اور اس طرح ہجری شمسی سنہ کو جلد رواج ہو جائے۔

جماعتیں اور احباب مطلع فرمائیں کہ انہیں کتنی تعداد میں کیلنڈر مطلوب ہیں تاکہ اُن کے

صحیح

مطالبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیلنڈر شائع کرائے جاسکیں۔

کیلنڈر کی قیمت اندازاً پچاس پیسے ہوگی۔ بذریعہ ڈاک منگوانے پر پیکنگ و ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل کرنے والوں کو پیکنگ و اخراجاتِ ڈاک کی بچت ہو جائے گی۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

رُوئیداد جلسہ تحریکِ جدید .... بقیہ صفحہ اوّل

دفترِ دوم کے مجاہدین کی فہرست شائع ہونیوالی ہے یاد رہے کہ اس میں صرف انہیں احباب کے نام شائع کئے جائیں گے جن کے وعدوں کی کم از کم شرح دس روپے ہوگی۔ لہٰذا دوستوں کو چاہئیے کہ اپنے وعدے لکھواتے وقت اس امر کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

تیسری اور آخری تقریر خاکسار نے

تحریکِ جدید اور مقامی احباب کی خصوصی ذمہ داریاں

کے عنوان پر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر کی ابتداء میں الٰہی سنّت کے تحت انبیاء علیہم السلام اور ان کی قائم کردہ جماعتوں پر آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس قسم کے ابتلاء و آزمائش کے دَور مومنین پر ہر زمانہ میں آتے رہے ہیں جن کا مقصد اُن کے ایمان کی پختگی اور جذبہ ایثار و قربانی کا معیار معلوم کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک درویشانِ قادیان نے جو قربانیاں دیں وہ بھی دراصل اسی سُنّت کی ایک کڑی ہے۔ بیشک آپ کیلئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی قربانی کا موقعہ دیا لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ آئندہ ہمیں مزید قربانیوں کی ضرورت نہیں بلکہ ایک قربانی کے بعد دُوسری قربانی کے لئے تیار رہنا مومن کی خاصیت ہے۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لیں تاکہ وہ الٰہی وعدے جلد پُورے ہوسکیں جو پہلے سے ہوچکے ہیں۔

آخر میں صدر محترم نے اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی بے مثال مالی وجانی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں کو اُن کے نمونہ کی تقلید کرنے کی طرف توجہ دلائی بالآخر یہ بابرکت تقریب پونے گیارہ بجے اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی مستورات بھی برعایت پردہ جلسہ سے مستفید ہوئیں ٭

درخواستِ دُعا

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل سابق امیر راولپنڈی حال مقیم کینیڈا کو بحمد اللہ پہلے سے افاقہ ہے اور حالت خطرے سے باہر ہے۔ انہیں دُوسرے ہسپتال میں منتقل کیا جارہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کامل صحت ہونے کے لئے بہت عرصہ درکار ہے۔ ٹانگوں کی کمزوری کے باعث وہ ابھی کھڑے نہیں ہوسکتے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم اے
وکیل المال تحریکِ جدید قادیان